بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل لاہور

تار کا پتہ:- ڈیلی الفضل لاہور

فی پرچہ ۱ آنہ

یوم جمعہ ۴ محرم الحرام ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳/۸ ۳ تبوک ۱۳۳۳ ہش - ۳ ستمبر ۱۹۵۴ء نمبر ۱۴۳


## تونس کے مستقبل کے متعلق بات چیت اسی وقت کامیاب ہوسکتی ہے

### جب فرانس فوجی سرگرمیاں ختم کر دے (حبیب بورقیبہ)

پیرس ۲ ستمبر۔ تونس کی نو دستور پارٹی کے راہنما مسٹر حبیب بورقیبہ نے کہا ہے کہ ہفتہ کے روز تونس کے لئے حکومت خود اختیاری کے سوال پر جو بات چیت ہو رہی ہے وہ اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جب تک فرانس اس علاقہ میں فوجی سرگرمیاں ختم نہ کر دے۔ انہوں نے کہا میری جماعت اس سلسلہ میں کوئی راہ نمائی نہیں کر سکتی۔ کیونکہ فرانس کی طرف سے اس کو ختم کر دیا گیا ہے۔ ادھر تونس میں فرانسیسی پولیس اور قوم پرستوں کے درمیان اور جھڑپیں ہونے کی خبریں آئی ہیں۔ جنوبی تونس میں ایک بڑے گروہ نے فرانسیسی پولیس کے ایک گشتی دستہ پر حملہ کر دیا۔ جس سے دو آدمی زخمی ہو گئے

## مشرقی بنگال میں ہولناک سیلاب کے بعد پھر شدید بارش کا خطرہ

### سیلاب کی عام صورت حال میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ وبائی بیماریوں کی روک تھام کے لئے سیلاب زدہ علاقوں کو چار حصوں میں تقسیم کر دیا گیا

ڈھاکہ ۲ ستمبر۔ مشرقی بنگال سے آمدہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ وہاں سیلاب کی عام صورت حال میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ ڈھاکہ، ٹپرہ اور فرید پور کے ضلعوں میں سیلاب کی صورت حال ویسی ہی ہے دریائے میگھنا میں پانی چڑھنے کی کوئی اطلاع نہیں ملی البتہ پدی گنگا اور سیتا لکھا کے دریاؤں میں ایک انچ پانی چڑھ گیا ہے۔ رنگ پور میں کچھ پانی اترا ہے۔ لیکن میمن سنگھ کے ضلع میں حالت ویسی ہی ہے۔ ضلع میمن سنگھ کی عام حالت اس وجہ سے کچھ بہتر ہے۔ کہ وہاں چاول کا کافی ذخیرہ موجود ہے۔ اور مناسب داموں پر مل رہا ہے۔

آج صوبہ کے گورنر اور چیف سکرٹری نے ہیلی کوپٹر میں ضلع میمن سنگھ کے سیلاب زدہ علاقوں کا ۵ گھنٹہ تک دورہ کیا واپسی پر چیف سکرٹری مسٹر ایم۔ این خاں نے ایک اخباری کانفرنس میں بتایا کہ ضلع کے بعض علاقوں میں سیلاب سے شدید نقصان ہوا ہے۔ تین پل ٹوٹ گئے ہیں فصلوں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ وبائی بیماریوں کی روک تھام کے لئے سیلاب زدہ علاقوں کو چار حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے ان حصوں میں امریکی اور پاکستانی ڈاکٹروں کی ۳۲ جماعتیں مصروف کار ہیں۔ ان کے علاوہ ڈھاکہ میں ڈاکٹروں کی ایک جماعت اس لئے رکھی گئی ہے کہ جس ضلع میں ضرورت ہو وہاں پہنچ جائے۔

موسمی اطلاعات کے مطابق اگلے ۲۴ گھنٹوں میں مشرقی بنگال کے سیلابی علاقوں میں پھر شدید بارش ہوگی۔ مشرقی اور ڈیلٹائی سب ڈویژنوں اور شمالی سب ڈویژنوں میں بھی دور دور تک بارش ہوگی ؛

## مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کی سب کمیٹی کی نئے سرے سے تنظیم کر دی گئی

کراچی ۲ ستمبر۔ مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی نے مرکز اور صوبوں کے اختیارات کے بارے میں جو سب کمیٹی قائم کی تھی۔ اسے نئے سرے سے منظم کیا گیا ہے۔ اور اسے اس ماہ کی دس تاریخ تک اپنی رپورٹ پیش کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ اس کمیٹی میں بلوچستان کے ایک نمائندہ کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ آج اس سب کمیٹی کا ایک اجلاس ہوا۔ جس میں اس سوال پر غور کیا گیا۔ کہ صوبوں کے موجودہ نظام اور محمد علی فارمولا کے تحت مرکزی صوبوں کے اختیارات کیا ہونے چاہئیں ؛

نئی دہلی ۲ ستمبر۔ ہندوستان کے نائب وزیر داخلہ نے آج پارلیمنٹ میں بتایا کہ غیر ملکی مشنریوں کی قابل اعتراض سرگرمیوں کی روک تھام کرنے کا انتظام کر لیا گیا ہے ؛

## امریکہ میں زبردست طوفان سے ۴۰ کروڑ ڈالر کا مالی نقصان

واشنگٹن ۲ ستمبر امریکہ کے شہری دفاع کے کارکنوں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ طوفان زدہ لوگوں کو فوری طور پر امداد پہنچائیں۔ امریکہ کے شمال مشرقی علاقے میں ایک زبردست طوفان سے زبردست تباہی پھیلی ہوئی ہے۔ اب تک ۴۹ آدمیوں کے ہلاک ہونے کی خبریں آچکی ہیں۔ مالی نقصان کا اندازہ ۳۰ - ۴۰ کروڑ ڈالر کے لگ بھگ ہے ؛

## برطانوی بحری بیڑے میں اضافہ

لنڈن ۲ ستمبر۔ برطانوی محکمہ بحریہ نے اپنے بحری بیڑے میں چھ اور چھوٹے جہاز شامل کر لئے ہیں بحری بیڑے میں اس مہینے بارہ اور جہازوں کا اضافہ ہوگا ؛

## لبنان بین الاقوامی عدالت کی ججی کے لئے چوہدری ظفر اللہ خاں کی حمایت کرے گا۔

کراچی ۲ ستمبر۔ پاکستان میں لبنان کے سفیر نے کہا ہے کہ لبنان ہیگ کی بین الاقوامی عدالت انصاف میں چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کی ممبری کی حمایت کرے گا۔ سفیر مذکور نے کہا کہ بین الاقوامی عدالت کی دو خالی نشستوں میں سے ایک نشست کے لئے خود لبنان اپنا نمائندہ کھڑا کر [illegible]

## حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

لاہور ۲ ستمبر (بوقت ۱۰ بجے شب)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق جو اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ حضرت میاں صاحب کی طبیعت دن بھر تو خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ لیکن اس وقت نفخ ہے۔ جس کی وجہ سے طبیعت پر بوجھ ہے۔

احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں ؛

## امام صاحب مسجد لنڈن کی تشویشناک علالت

ربوہ یکم ستمبر۔ مکرم وکیل التبشیر صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ

لنڈن سے بذریعہ تار یہ خبر موصول ہوئی ہے کہ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن گزشتہ پانچ روز سے سخت بیمار ہیں۔ احباب انہیں اپنی دعاؤں میں خصوصیت سے یاد رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد شفاء کاملہ عطا فرمائے۔

بیماری کی تفصیلات ابھی موصول نہیں ہوئی ؛

— بغداد ۲ ستمبر ترکی کے صدر جلال بایار یوگوسلاویہ کے سرکاری دورہ پر آج انقرہ سے بغداد پہنچ گئے۔

## چوہدری محمد ظفر اللہ خاں رنگون میں

رنگون ۲ ستمبر۔ وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں جنوب مشرقی ایشیا کی دفاعی کانفرنس میں شرکت کے لئے منیلا جاتے ہوئے ایک دن کے لئے رنگون میں ٹھہر گئے ہیں وہ برما کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ سے ملاقات کریں گے۔


مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انصاف پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

# کلام النبی صلے اللہ علیہ وسلم

## ایمان کے مختلف درجے

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الایمان بضع وسبعون شعبۃ افضلھا قول لا الہ الا اللہ وادناھا اماطۃ الاذی عن الطریق والحیاء شعبۃ من الایمان (سنن ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ایمان کے ستر سے اوپر کچھ درجے ہیں سب سے افضل لا الہ الا اللہ کا کلمہ ہے۔ اور سب سے ادنیٰ درجہ راستے سے تکلیف دینے والی چیز کا دور کرنا ہے۔ اور حیاء بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔

## مجلس اطفال الاحمدیہ لاہور کا پہلا اجتماع

مورخہ ۲۹-۷-۵۴ء ساڑھے چار بجے شام رتن باغ کے احاطہ میں مجلس اطفال الاحمدیہ لاہور کا پہلا اجتماع ہوا۔ جس میں لاہور کے مختلف حلقہ جات سے ایک سو کے قریب بچوں نے حصہ لیا یہ حاضری لاہور کے مخصوص ماحول میں نہایت خوشکن تھا۔

سب سے پہلے تلاوت قرآن پاک کا مقابلہ ہوا۔ جس میں ریاض احمد بھاٹی گیٹ طلحہ بن ظریف رتن باغ اور جاوید احمد اختر قلعہ گوجر سنگھ علی الترتیب اول۔ دوم۔ سوم رہے۔ یہ کارروائی کی صدارت کے فرائض ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب نے سرانجام دیئے۔

اس کے بعد کھیلوں کا پروگرام شروع ہوا۔ جس میں مختلف حلقہ جات کے درمیان ٹورنامنٹ کرائی گئیں۔ جس میں حلقہ جات دھرم پورہ۔ اسلامیہ پارک۔ رتن باغ۔ سلطان پورہ کا ٹیم اول آیا۔ کھیلوں کا انتظام قاضی برکت اللہ صاحب اور قریشی محمود احمد صاحب کے سپرد تھا۔ جزاہم اللہ۔ اخیر پر بچوں کی مناسب خاطر تواضع کی گئی۔ اور انعامات تقسیم کئے گئے۔ (حافظ محمد اعظم نسیم نائب ناظم اطفال الاحمدیہ لاہور)

## احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کراچی کے عہدیداران کا انتخاب

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کراچی کا انتخابی اجلاس مورخہ ۷ اگست ۱۹۵۴ء بعد نماز جمعہ زیر صدارت جناب قائد صاحب مقامی مجلس خدام الاحمدیہ بمقام احمدیہ ہال منعقد ہوا۔

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جناب قائد صاحب نے ایک مختصر تقریر میں ایسوسی ایشن ہذا کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

(۱) صدر: خواجہ سعید احمد صاحب۔ فرسٹ ایل۔ ایل بی سندھ مسلم لاء کالج کراچی۔

(۲) جنرل سیکرٹری۔ چوہدری عبد الحفیظ سیکنڈ ایل ایل بی " "

(۳) جائنٹ سیکرٹری: جناب محمد علی صاحب۔ انٹر سائنس سندھ مسلم کالج کراچی

(۴) سیکرٹری مال: جناب ناصر احمد صاحب بی۔ ایس سی ڈی جے سائنس کالج کراچی

مندرجہ بالا عہدیداران کے انتخابات کے بعد اجلاس نے متفقہ طور پر صدر صاحب کو پبلسٹی سیکرٹری کی نامزدگی کا اختیار دیا۔ چنانچہ احمد اقبال صاحب صدر صاحب کی طرف سے پبلسٹی سیکرٹری نامزد کئے گئے ہیں۔

(چوہدری عبد الحفیظ۔ سیکرٹری احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن ۱۹۔ ایم جناح کورٹس مسلم ہوسٹل۔ کراچی ۳)

**دعائے مغفرت** حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے داماد چوہدری ولی محمد صاحب ... مورخہ ۳۱ ... بعد از دوپہر حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے اپنے گاؤں موضع ... ضلع سرگودھا میں وفات پاگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ... احباب نماز جنازہ غائب ادا فرمائیں۔ اور دعائے مغفرت فرمائیں۔ ...

# ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

## رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل

"حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی صدق و وفا دیکھئے۔ آپ نے ہر ایک قسم کی بد تحریک کا مقابلہ کیا۔ طرح طرح کے مصائب و تکالیف اٹھائے۔ لیکن پرواہ نہ کی یہی صدق و وفا تھا۔ جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی۔ یا ایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما (س ۲۲) ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے رسول پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم درود و سلام بھیجو نبیؐ پر۔

اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ رسول اکرمؐ کے اعمال ایسے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف یا اوصاف کی تحدید کرنے کیلئے کوئی لفظ خاص نہ فرمایا۔ لفظ تو مل سکتے تھے لیکن خود استعمال نہ کئے۔ یعنی آپؐ کے اعمال صالحہ کی تعریف تحدید سے بیرون تھی۔ اس قسم کی آیت کسی اور نبی کی شان میں استعمال نہ کی۔ آپؐ کی روح میں وہ صدق و وفا تھا۔ اور آپؐ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکر گذاری کے طور پر درود بھیجیں"۔ (ملفوظات)

## جماعت احمدیہ کے قائم رکھنے والے لوگ وہ ہیں

### جو مشکلات اور تکلیف میں زیادہ قربانی کرتے ہیں

فرمایا: "جن کے دل میں مرض ہوتی ہے۔ ان کے پاس اگر کروڑوں روپیہ بھی ہو۔ تب بھی وہ کہیں گے کہ کھانے کو تو ملتا نہیں۔ چندہ کہاں سے دیں۔ لیکن

مومن کے پاس کچھ بھی نہ ہو۔ تو بھی یہ کہے گا۔ کہ بسم اللہ میں حاضر ہوں۔ جن کے ذریعہ فتح ہوگی وہی ہیں۔ جن کے دل ہر وقت قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں۔ جو مشکلات اور تکالیف میں زیادہ قربانی کرتے ہیں۔ انہیں لوگوں کی کوشش سے فتح ہوتی ہے۔ اور انہیں لوگوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی برکات نازل ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جماعت احمدیہ کو قائم رکھنے والے یہی لوگ ہیں۔ جو ہر مصیبت میں قدم آگے بڑھاتے ہیں۔ اور کسی صورت میں بھی پیچھے ہٹنے کا نام نہیں لیتے"۔

تحریک جدید کے وہ مجاہد جو پہلے دن سے شامل ہیں۔ اور انیس سال تک قربانی میں شامل رہے ہیں۔ اور آئندہ بھی شامل ہیں۔ ان کے لئے اب پیچھے ہٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اگر ان میں سے کسی کے ذمہ کچھ بقایا ہے۔ تو وہ بقایا جلد سے جلد ادا کریں۔ اور اپنا نام انیس سالہ فہرست میں جو ایک کتابی صورت میں شائع ہوگی۔ درج کرائیں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

## درخواست ہائے دعا

میں مدراس کا رہنے والا ہوں۔ ہمارے خاندان کی ساری جائداد کو متروک قرار دیا جا رہا ہے۔ عدالت میں مقدمہ دائر ہے۔ دوست دعا فرمائیں۔ کہ فیصلہ ہمارے حق میں ہو۔ اللّٰھم آمین (خاکسار مبارک احمد مدراسی) (۲) نذیر احمد صاحب ڈسکوی کا بچہ چند دنوں سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (۳) تقریباً دو ہفتہ سے بوجہ زکام سخت تکلیف ہے۔ جماعت کے برادران سے اور خاص کر درویشان قادیان سے شفاء کی دعا فرما کر ممنون فرمائیں (خاکسار حبیب اللہ خان ...)

(۴) خاکسار کو روزانہ دل کو سخت گھبراہٹ اور بے چینی لاحق ہوجاتی ہے۔ جس سے طبیعت سخت نڈھال ہوجاتی ہے۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ (خاکسار محمد اسمٰعیل ... مسجد احمدیہ لائلپور) (۵) میرا چھوٹا لڑکا چار پانچ دن سے بیمار ہے۔ دوست صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار نذیر احمد اوکاڑہ)

**تربیتی کلاس میں ہر مجلس کا کم از کم ایک نمائندہ ضرور شامل ہو**

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ ربوہ)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۳ تبوک ۱۳۳۱ھش

# بداخلاقی کیوں؟

نوجوانوں میں انتہائی اخلاقی بدعنوانیوں کی شکایات نہ صرف امریکہ اور دوسرے جمہوری ممالک سے سنی جاتی ہیں۔ بلکہ روس سے بھی یہ آواز بلند ہو رہی ہے۔ یہ بدعنوانیاں اکثر سینما اور ٹیلی ویژن ہی کی وجہ سے نہیں بلکہ شراب خوری کی وجہ سے بھی پیدا ہو رہی تباہی جاتی ہیں۔ امریکہ نے تو شراب خوری کی کھلی مذمت ممانعت کا قانون بنا کر ایک عرصہ ہوا کی تھی۔ مگر ملک و قوم کی گھٹی میں یہ زہر اتنا رچ چکا ہوا ہے۔ کہ آخر حکومت کو اپنی شکست ماننی پڑی۔ اور ممانعت شراب کے احکام واپس لینے پڑے۔

ابھی حال میں روس کے ایک عمر رسیدہ ناولسٹ مسٹر گلیڈ کوف نے اپنے ملک کے نوجوانوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ تمبا کو اور شراب کا استعمال ترک کر دیں۔ اور بازاری قسم کے گانے الاپنے چھوڑ دیں۔ بلکہ انہیں کوئی ایسی فلم بھی نہیں دیکھنی اور کوئی ایسی کتاب رسالہ اخبار بھی نہیں پڑھنا چاہیئے۔ جس میں شراب نوشی کے مناظر دکھائے یا بیان کئے گئے ہوں صاحب موصوف نے روسی اخبار پر وادا میں بھی ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں شراب نوشی کے تعلق میں لکھا ہے کہ

یہ صحت تباہ کرنے والی چیز سرمایہ داری کی شرمناک وراثت ہے۔ جس نے ہماری پیداوار کو ہی کم نہیں کر دیا۔ بلکہ تمام لیبر ڈسپلن کو متزلزل کر رہی ہے۔ سوسائٹی کی عمرانی زندگی اسی کی وجہ سے تباہ ہو گئی ہے۔ صحت جسمانی کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ اور یہی ملک و قوم میں شہدہ پن۔ بدمعاشی اور گندے رجحانات پرورش کر رہی ہے۔

اسی تعلق میں جو چیز اہل مشرق خاص کر اسلامی ممالک کے لئے خدشہ والی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ آج مغربی اقوام ہی تمام دنیا پر چھائی ہوئی ہیں۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ تمام مادی قوت ان کے قبضہ میں ہے۔ اس طرح دنیا کی تمام نعمتوں پر ان کی دسترس ہو گئی ہے۔ اور اہل مشرق جو اس امر میں مغربی اقوام سے صدیوں پیچھے رہ گئے ہیں۔ جب کبھی تہذیب و تمدن میں ترقی کا خیال کرتے ہیں۔ تو ان کی نظریں انہی مغربی ممالک کی طرف اٹھتی ہیں۔ اور انہی کی تقلید کے جذبات دلوں میں موجزن ہوتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ نکلنا لازمی ہے۔ کہ ہمارے تمام اخلاقی تصورات اور اخلاقی اقدار اسی طرح پارہ پارہ ہوتے جا رہے ہیں۔ جس طرح کچھ صدیاں پہلے سے ان مغربی اقوام کے ہو رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ہماری حالت ان سے بھی بدتر ہے۔ ایک طرف تو ہم اپنے قدیم تمدن سے چمٹے رہنا چاہتے ہیں۔ دوسری طرف نئی تہذیب کے سامنے ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہیں۔ اور بجائے مغربی اقوام کی خوبیاں جن کی وجہ سے انہوں نے مادی ترقیاں کی ہیں جذب کرنے کے ان کی عیاشانہ زندگی سے جلد متاثر ہوتے ہیں۔ چنانچہ ہم نے یورپ کے سامان عیاشی گذشتہ پچاس سالوں میں جس تیزی سے اپنائے ہیں۔ اس کی بہت کم نظیر تاریخ میں ملتی ہے۔

ہم جو بات واضح کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ جو عبرتناک حالات ہم مغربی اقوام کے سنتے یا پڑھتے ہیں۔ ان حالات کو معلوم کرنے کے لئے خود ہماری سوسائٹیوں میں اب کافی مواد مہیا ہو چکا ہے۔ اور نہیں چاہیئے۔ کہ بجائے مغربی اقوام کے حالات پر تبصرہ کرنے کے اپنی سوسائٹی کی طرف توجہ دیں۔ اور دیکھیں کہ وہی زہر خود ہمارے ملکوں اور قوموں میں بھی کس طرح سرایت کرتا چلا جاتا ہے۔

اشتراکی بوڑھے دانشمند مسٹر گلیڈ کوف نے شراب نوشی کی لعنت کو سرمایہ داری کا مابقی بتایا ہے۔ حالانکہ یہ لعنت موجودہ سرمایہ داری سے جس کے وہ شاکی ہیں۔ دنیا میں بہت پہلے سے داخل چلی آتی ہے۔ موجودہ سرمایہ داری کا نظام انقلاب فرانس سے شروع ہوا۔ البتہ یہ درست ہے۔ کہ اس انقلاب کے بعد شراب نوشی نے مغربی اقوام میں بے پناہ ترقی کی۔ جس کی وجہ سرمایہ داری نہیں بلکہ ان اقوام کے وہ رجحانات تھے۔ جنہوں نے مذہب سے برگشتہ کر کے سوسائٹی کی بنیاد کو صرف عقلیت پر لا ڈالا۔ مغربی عیسائیت ایک ایسا بودا مذہبی نظام تھا۔ جس کی بنیاد زیادہ تر توہمات پر ہونے کی وجہ سے وہ ان نئے عقلی رجحانات کا مقابلہ نہ کر سکتی تھی۔ جو رجحانات بڑھتے بڑھتے اب خالص الحاد اور دہریت پر آ ٹھہرے ہیں۔

اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے۔ کہ یورپ میں تمام اخلاقی اقدار کی حقیقی بنیاد جس پر یہ عمارت کھڑی رہ سکتی ہے۔ ڈھ گئی ہے۔ یہ بنیاد اللہ تعالیٰ یعنی صانع قدرت کا تصور ہے۔ جس کے بغیر نہ تو مابعد الموت زندگی کا تصور باقی رہتا ہے۔ اور نہ اخلاقی اقدار کی کوئی بنیاد قائم رہ سکتی ہے۔ اس کی بجائے محض دنیاوی مفاد پرستی رہ جاتی ہے۔ اور اسی کی بنا پر جو مصلحت اندیشی پیدا ہوتی ہے۔ وہ اتنی کمزور چیز ہے۔ کہ کسی اخلاقی سلسلہ کی بنیاد نہیں بن سکتی۔

یہی وبا ہے۔ جو مغرب سے اب مشرق میں بھی پھیلتی جا رہی ہے۔ خواہ مغربی اقوام کی سرمایہ داری کی شکل میں ہو۔ یا اشتراکی شکل میں۔ الغرض الحاد ایک سانپ ہے۔ جس کے دو منہ سرمایہ داری اور اشتراکیت ہیں۔ جو تمام دنیا پر اپنی پھنکار کے شعلے برسا رہے ہیں۔

سینما۔ ٹیلی ویژن میں جو مناظر دکھائے جاتے ہیں۔ یا جو گندے گیت آج کل نوجوان گاتے پھرتے ہیں۔ یہ خود اسی بے خدا ذہنیت کی پیداوار ہیں۔ نہ تو سینما نہ ٹیلی ویژن اور نہ خوش آوازی فی نفسہٖ کوئی بری چیزیں ہیں۔ ان کو برا تو انسان کی بری ذہنیت نے بنا دیا ہے۔ جس کا وہ خود ذمہ دار ہے۔ اس لئے ان چیزوں کو کوسنے سے تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ اور سرمایہ دارانہ جمہوریت کا اشتراکیت پر اور اشتراکیت کا سرمایہ دارانہ جمہوریت پر اس کا سارا الزام تھوپنا بھی دنیا کی ذہنیت کو بدل نہیں سکتا۔ کیونکہ یہ دونوں نظام بداخلاقی کی پرورش میں مشترک ہیں۔ اور دونوں کے درمیان الحاد بھی قدر مشترک ہے۔

مغربی اقوام نے الحاد کی جڑیں اتنی مضبوط کر دی ہیں۔ اور اس کے اثرات اتنے وسیع ہو گئے ہیں۔ کہ اب اقوام عالم بحیثیت مجموعی اسکی وجہ سے بالکل بے طاقت اور مجبور ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ کہ اس کا کیا نتیجہ نکلے۔

شراب نوشی ہی کو لے لیجئے۔ امریکہ نے ممانعت کا تجربہ کر کے دیکھ لیا ہے۔ امریکہ سرمایہ داری کا گڑھ سمجھا جاتا ہے۔ اب روس بھی اس کا تجربہ کر کے دیکھ لے۔ یقیناً وہ بھی ناکام ہوگا۔ لیکن ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ دنیا کے سامنے ایک ایسی مثال موجود ہے۔ جو اس ضمن میں ہمارا حوصلہ قائم کر سکتی ہے۔ اور وہ مثال ہے اسلام کے پیغمبر خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ کا ایک اشارہ جس سے دراصل ترک شراب نوشی کی تحریک دنیا میں چلی ہے۔ وہ اشارہ اتنا طاقتور تھا۔ کہ شراب پینے والوں نے دوران مے نوشی میں شراب کے مٹکے توڑ دیئے۔ اور مدینہ کی نالیوں میں گندے پانی کی طرح شراب کو بہا دیا۔ اور اسی اشارہ کا فیض ہے۔ کہ دنیا کے کروڑوں خاندان ایسے ہیں۔ جنہوں نے تیرہ سو سال کے عرصہ میں اس ام الخبائث کو پھر منہ نہیں لگایا۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ مغربی تہذیب کا بے خدا سیلاب اس تیرہ سو سالہ تحریک کو بھی بہا لے جانے کا خدشہ پیدا کر رہا ہے۔

اس تیرہ سو سال کے عرصہ میں لاکھوں تقریریں اور کروڑوں تحریریں مختلف ممالک میں شراب نوشی کے خلاف کی گئیں اور لکھی گئیں۔ قانون کی مدد لی گئی۔ مگر یہ سب کچھ اس ایک اشارے کے مقابلہ میں بالکل ہیچ ثابت ہوئی۔ اس کی کیا وجہ ہے اس کی سیدھی اور صاف وجہ یہی ہے۔ کہ اس اشارہ کے پیچھے خود اللہ تعالیٰ کی طاقت تھی۔

## احباب توجہ فرمائیں

برادران کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مجلس مشاورت کے موقع پر نمائندگان نے یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز امریکہ کا دورہ فرماویں۔ اس سفر کا ذاتی خرچ حضور خود برداشت کریں گے۔ مگر حضور کے ساتھ جانے والے عملہ کے افراد کا خرچ جماعت احمدیہ برداشت کرے گی۔ اس سفر میں حضور کے ساتھ جانے والے عملہ کے خرچ کا اندازہ ۷۵۰۰۰ روپے کیا گیا تھا۔ کچھ احباب نے مجلس مشاورت کے موقع پر ہی اپنے وعدوں کی ادائیگی کر دی تھی۔ کئی احباب ایسے ہیں۔ جو ابھی تک اپنے وعدوں کو پورا نہیں کر سکے۔ اور کئی افراد سے وعدے تک ہی موصول نہیں ہوئے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ جنہوں نے وعدے کئے ہیں۔ اور ابھی تک ادا نہیں کئے۔ ان کی ادائیگی فرماویں۔ اور جنہوں نے تاحال اس کار خیر میں حصہ نہیں لیا۔ وہ اس میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ناظر بیت المال (ربوہ)

## درخواست دعاء

مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب بھاٹی گیٹ لاہور کے نوجوان فرزند عبد المجید صاحب قریباً ایک ماہ سے تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ اور ابھی تک ڈاکٹر مرض کی تشخیص نہیں کر سکے۔ کمزوری بڑھتی جا رہی ہے۔ احباب دردِ دل سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔

# حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(از مکرم ملک سیف الرحمن صاحب استاذ الفقہ جامعۃ المبشرین ربوہ)

میرے اس درس کو مولوی فضل عمر صاحب مولوی فاضل کارکن دارالقضاء نے مرتب کیا ہے۔ اور میں نے اس پر نظر ثانی کر لی ہے۔ یہ درس آجکل مسجد مبارک ربوہ میں دیا جا رہا ہے۔ ملک سیف الرحمن استاذ الفقہ جامعۃ المبشرین

امام مالکؓ اسلام کے بہت بڑے امام ہیں قوم کی طرف سے انہیں امام دار الہجرت۔ عالم مدینۃ الرسول اور امیر المومنین فی الحدیث کا لقب دیا گیا ہے۔ ان کے والد کا نام انسؓ اور دادا کا نام مالک تھا۔ ان کے خاندان میں سب سے پہلے ان کے پردادا ابو عامر مسلمان ہوئے۔ ابو عامر کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں موجود ہونا یقینی ہے۔ لیکن ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے اندلس کے مشہور محدث قاضی ایاضؒ نے تصریح کی ہے۔ کہ وہ بڑے جلیل القدر صحابی تھے۔ بدر کے سوا سارے معرکوں میں شریک رہے۔ امام سیوطی نے بھی اس رائے کی تصدیق کی ہے۔

علاوہ ازیں ابو عامر ان چار آدمیوں میں بھی شامل تھے۔ جنہوں شدید بغاوت کے ایام اور نازک وقت میں رات کی تاریکی میں حضرت عثمانؓ کو غسل دیا۔ اور باہر لے جا کر قبر میں دفن کیا۔

امام مالک خود تبع تابعین میں سے ہیں آپ سنہ ۹۵ھ میں پیدا ہوئے اور سنہ ۱۷۹ھ میں چوراسی سال کی عمر میں وفات پائی۔ انہوں نے اپنے چچا ابو سہیل سے زیادہ تر علم حدیث حاصل کیا۔ حضرت امام مالکؓ وہ امام ہیں۔ جنہیں ہر طبقۂ امت نے عقیدت اور ادب کے ساتھ یاد کیا۔ محدثین انہیں اپنا امام مانتے ہیں۔ فقہاء ان کی پیشوائی کا دم بھرتے ہیں۔ متکلمین اور مفسرین ان کے سامنے سر نیاز خم کرتے ہیں غرض بعد کے ہر عالم نے آپ کے فیضان کا اعتراف کیا۔ اور ان کے حضور عقیدت کے پھول پیش کئے۔ آپ ہمیشہ مدینہ میں رہے۔ اور وہیں رہ کر اپنے علم کو پھیلایا۔ اسوقت کی اسلامی دنیا سے لوگ جوق در جوق آتے اور آپ سے علم کا فیضان لے کر واپس اپنے وطنوں کو جاتے۔ اور وہاں اس نور علم کو پھیلاتے۔ آپ کا فقہی مذہب اندلس مصر اور بلاد مغرب میں زیادہ پھیلا۔ اس کی زیادہ تر وجہ یہ تھی۔ کہ ان ملکوں کی حکومتیں بغداد کی حکومت سے الگ تھیں۔ اندلس میں بنو امیہ کی خلافت تھی وہاں سے جو لوگ آتے۔ سیدھا مدینۃ الرسول کا رخ کرتے۔ بغداد جو خلافت عباسیہ کا مرکز تھا۔ اس میں ان کے لئے کوئی کشش نہ تھی۔ اور پھر ان ناموافق سیاسی حالات کے علاوہ مدینہ منورہ میں امام مالکؒ جیسے عالم کے ہوتے ہوئے عراق کے کسی اور شہر میں حصول علم کی خاطر جانا ان کے لئے ممکن نہ تھا۔ اس لئے ان علاقوں کے لوگوں نے زیادہ تر امام مالکؒ ہی کی شاگردی اختیار کی۔ اور انہی کے مذہب کو اپنے اپنے علاقوں میں جا کر پھیلایا۔ اس سیاسی اور جذباتی وجہ کے علاوہ اس رجحان کی ایک فکری وجہ بھی تھی۔ خلافت عباسیہ ایرانی اثر کے ماتحت پروان چڑھی تھی۔ اسلئے اس میں عجمی تکلفات دراہ پا گئے تھے۔ لیکن بنو امیہ کی اندلسی حکومت پر اس وقت تک عربی تمدن کا غلبہ تھا۔ اور اسے عربی عصبیت کے نمائندہ ہونے کا دعوے تھا۔ اس لئے اس کے باشندوں میں فکری سادگی اور عادات میں بے تکلفی کے وہ آثار ایک حد تک باقی تھے۔ جو عرب سوسائٹی کا امتیازی نشان سمجھے جاتے تھے۔ ادھر حجاز کے دو مرکزی شہر مکہ اور مدینہ عربی تمدن کے مرکز تھے اس لئے اس فکری اور طبعی وحدت نے باہمی کشش کا کام دیا اور اس وجہ سے ان علاقوں کے لوگ عالم المدینۃ الرسول کے حضور حصول فیض کے لئے کھچے چلے آتے۔

وفات مسیحؑ کے دلائل میں جن بزرگان کے اقوال کو بطور سند پیش کیا جاتا ہے۔ ان میں امام مالکؒ کا نام سر فہرست ہے۔ ابن القاسم امام مالکؒ کے بہت بڑے شاگرد ہیں۔ مالکیوں میں ان کا وہی درجہ ہے۔ جو حنفیوں میں امام ابو یوسفؒ کو حاصل ہے۔ بلکہ محدثین تو انہیں امام ابو یوسف سے زیادہ ثقہ مانتے ہیں۔ ابو القاسم کے شاگرد عبد الملک بن حبیب اندلس کے امام تھے۔ انہوں نے امام مالک کی ان روایات کو جمع کیا۔ جو انہوں نے اپنے استاد سے سنی تھیں۔ اس مجموعہ کا نام واضحہ رکھا گیا۔ عبد الملک کے شاگرد علامہ عُتبی نے ایسی مزید روایات کا ایک اور مجموعہ تیار کیا۔ اور اس کا نام عُتبیہ رکھا۔ اندلس میں مؤطا کے علاوہ یہی دو کتابیں واضحہ اور عتبیہ امام مالک کے مذہب کی اساس تسلیم کی گئیں۔ اسی عتبیہ میں لکھا ہے

قال مالک مات عیسیٰ بن مریم

کہ امام مالک نے کہا عیسےٰ ابن مریم فوت ہو چکے ہیں ابن القاسمؒ کے ایک اور شاگرد سحنون مصریؒ نے امام مالکؒ کی روایات کا ایک الگ مجموعہ تیار کیا جس کا نام مدوّنہ ہے۔ مصر اور افریقہ میں مؤطا کے بعد اسی کتاب کو سب سے زیادہ قابل استناد مانا گیا ہے۔ غرض مؤطا کے بعد واضحہ عتبیہ اور مدوّنہ کبریٰ یہ تین کتابیں ایسی تھیں۔ جنہیں امام مالکؒ کے مذہب کی ابتدائی بنیاد تسلیم کیا گیا۔ اور بعد میں مالکی مذہب پر جس قدر بھی کتابیں لکھی گئیں۔ یہ چار کتابیں ان کا ماخذ ہیں۔ اسی طرح امام مالکؒ نے اپنی کتاب مؤطا میں مشہور حدیث لم یبق من النبوۃ الا المبشرات کی روایت بھی کی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ تشریعی نبوت اگرچہ ختم ہو گئی ہے۔ لیکن تبشیری نبوت یعنی کثرت مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ امت میں باقی ہے اور نبوت مطلقہ کا یہ عقدہ ختم نہیں ہوا۔

امام مالکؒ کی کتاب "مؤطا" بڑے پایہ کی کتاب ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے کہا ہے۔ کہ مؤطا امام مالک کے مذہب کی بنیاد ہے امام شافعی اور امام احمدؒ کے مذہب کا ستون ہے۔ اور امام ابو حنیفہ اور صاحبین کے مذہب کے لئے چراغ راہ ہے۔ یہ ایک ایسا شرف ہے جو کسی اور امام فقہ کی کسی کتاب کو نصیب نہیں ہوا۔

مجموعہ احادیث کے لحاظ سے مؤطا اصل اوّل ہے۔ اور بخاری اصل ثانی۔ مسلم اور ترمذی کی بنیاد انہی دو کتابوں پر ہے۔ ایک دفعہ ہارون الرشید نے امام مالک سے کہا۔ میں چاہتا ہوں کہ مؤطا کو کعبہ میں لٹکا دوں۔ اور تمام لوگوں کو حکم دوں کہ وہ اس کی پیروی کریں۔ لیکن امام مالکؒ نے اس بات کو پسند نہ کیا۔ اور کہا کہ آنحضرتؐ کے صحابہ مختلف علاقوں میں پھیل گئے تھے۔ اور فروعی مسائل میں مختلف آراء رکھتے تھے اس لئے مناسب نہیں کہ صرف مدینہ میں رہ جانے والے صحابہ کی آراء اور ان کے طریق فہم کو واجب العمل قرار دیا جائے۔ اور دوسرے صحابہ کی روایات کو ترک کر دیا جائے۔ اس پر ہارون الرشید نے اپنے ارادہ کو بدل دیا۔

مؤطا کتب حدیث کے پہلے طبقہ میں شامل ہے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی یہی رائے ہے اندلس کے مشہور عالم قاضی عیاضؒ بھی اسی رائے کو صحیح مانتے ہیں۔ لیکن امام نوویؒ نے کہا ہے کہ مؤطا کا درجہ مسلم کے بعد ہے۔ جمہور اس کا درجہ ترمذی کے بعد اور نسائی سے پہلے مانتے ہیں۔ ابن حزم اندلسی کے نزدیک یہ کتاب کتب حدیث کے آخری طبقہ میں شامل ہے لیکن در اصل اس اختلاف کا منشاء اعتبارات کا اختلاف ہے۔ وہ جن کی نظر صرف روایات کی صحت پر تھی۔ انہوں نے اس کو پہلے درجہ میں شامل کیا۔ اور جنہوں نے یہ دیکھا کہ اس میں احادیث کے ساتھ ساتھ اور دوسرے لوگوں کی فقہی آراء بھی مخلوط ہیں۔ انہوں نے اسے بخاری اور مسلم کے بعد تیسرے درجہ کی کتابوں میں شمار کیا۔ امام مالکؒ نے تدوین مؤطا کا طریق یہ رکھا ہے کہ وہ سب سے پہلے اپنے مذہب کی تائید کے لئے روایات مرفوعہ بیان کرتے ہیں خواہ وہ متصل ہوں یا مرسل۔ اس کے بعد حضرت عمر کے فیصلوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ پھر حضرت عبد اللہ بن عمر کے فتاویٰ کو بطور سند پیش کرتے ہیں۔ اس کے بعد فقہائے مدینہ مثلاً ابن مسیبؒ۔ عروہؒ اور قاسمؒ وغیرہ کے اقوال وضاحت کی غرض سے لاتے ہیں۔ کیونکہ ان کے خیال میں اہل مدینہ کا عمل ایک شرعی دلیل کی حیثیت کا حامل تھا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ فقہائے سبعہ اور دوسرے فقہائے مدینہ کے اقوال کو "السنۃ عندنا" یا "السنۃ التی لا اختلاف فیہا عندنا" سے تعبیر کرتے ہیں۔ مؤطا کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ بعض اوقات امام مالکؒ کسی حدیث یا اصل کو بطور سند لائے بغیر صرف مسائل فقہیہ اور اپنے اجتہادات کو مناسب عنوان یا باب قائم کرکے بیان کرتے جاتے ہیں۔

مؤطا کے بیشمار راوی ہیں۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے لکھا ہے کہ قریباً ایک ہزار علماء نے امام مالکؒ سے براہ راست مؤطا سنی۔ اور اسے روایت کیا۔ ان روایتوں میں بہت اختلاف ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اس کے تیس سے زیادہ نسخے بیان کئے ہیں جن میں مؤطا امام محمد بھی شامل ہے۔ ہندوستان میں جو نسخہ مروّج ہے وہ یحییٰ بن یحییٰ المصمودی الاندلسی متوفی سنہ ۲۰۴ھ کا روایت کردہ ہے۔

شاہ صاحب نے مصفّٰی اور مسوّی کے نام سے اسی نسخہ کی دو شرحیں لکھی ہیں۔ امام سیوطی علامہ زرقانی اور علامہ باجی نے بھی اس نسخہ کی شرحیں لکھی ہیں۔ اس نسخہ کے راوی یحییٰ بن یحییٰ نے سب سے پہلے قرطبہ میں زیاد بن عبد الرحمٰن سے مؤطا پڑھی۔ زیاد پہلے شخص ہیں۔ جنہوں نے امام مالک کے مذہب کو اندلس میں رواج دیا۔ اس سے پہلے وہاں کے لوگ فقہ میں امام اوزاعی کے پیرو تھے۔ غرض زیاد سے علم حاصل کرنے کے بعد یحییٰ مدینہ آئے۔ اور حضرت امام مالک سے مؤطا کا کچھ حصہ پڑھا تھا کہ اسی سال امام کا انتقال ہو گیا۔ اسلئے انہوں نے امام مالکؒ کے

. . . . . . . . . .

. . . . . . . . . .

. . . . . لائق شاگرد ابن القاسم سے مؤطا کو دوبارہ پڑھا۔ اور جب اچھی طرح اسکو اذبر کر لیا۔ تو اپنے وطن اندلس گئے۔ اور وہاں امام مالک کے مذہب کی ترویج میں لگ گئے۔

مؤطا میں فقہی مسائل اور فقہاء کے اقوال کے علاوہ قریباً ۱۷۰۰ حدیثیں ہیں۔ جن میں سے ۹۱ حدیثوں کے بارہ میں اختلاف ہے۔ وہ بعض نسخوں میں موجود ہیں۔ اور بعض میں موجود نہیں ہیں۔ ۲۷ حدیثیں مرسل ہیں۔ ۱۵ حدیثیں موقوف ہیں۔ ۱۷۵ ایسے لوگ ہیں۔ جن کا امام مالک نے روایت حدیث میں ذکر کیا ہے وہ امام مالک کے استاد ہیں۔ دو ایسی جگہ ہیں۔ جن میں امام مالکؒ نے بلغنی عن الثقۃ کے الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے۔ اور چند جگہیں ایسی ہیں جہاں صرف بلغنی کا لفظ استعمال کیا ہے۔ کہا گیا ہے کہ امام مالکؒ

(باقی صفحہ ۸ پر)

221

## فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کے دس سوالات اور صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے انکے جواب

دوسرا سوال

# کیا وہ مسیح جس کا آئندہ ظہور تسلیم کیا گیا ہے وہی عیسیٰ ابن مریم ہونگے یا کوئی اور؟

۳

### (د) اختلاف حلیتین

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے گزشتہ مسیح کا اور حلیہ اور آنے والے مسیح کا اور حلیہ بیان فرمایا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے باب واذکر فی الکتاب مریم کے ذیل میں ایک حدیث حضرت ابوہریرہؓ سے بیان کی ہے (۱) کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے اسراء کی رات حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے ملاقات کی۔ اور آپ نے ان کی یہ صفت بیان فرمائی

ربعۃ احمر کانما خرج من دیماس یعنی الحمام"

کہ وہ درمیانہ قد، سرخ رنگ نہایت حسین تھے۔ گویا وہ حمام سے نکلے ہیں۔

(۲) پھر اسکے بعد امام بخاری نے ایک اور حدیث حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

رأیت موسیٰ و عیسےٰ وابراھیم فاما عیسیٰ فاحمر جعد عریض الصدر۔

کہ میں نے موسےٰ عیسےٰ اور ابراہیم علیہم السلام کو دیکھا حضرت عیسےٰ علیہ السلام سرخ رنگ۔ گھنگھریالے بال اور چوڑے سینے والے تھے (تجرید بخاری مترجم اردو صـ ۶۳۳ محمد دین اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور)

اس سے ظاہر ہے کہ معراج کی رات میں آپ نے اصلی عیسےٰ کو جو بنی اسرائیل کی اصلاح کے لئے بھیجے گئے تھے۔ ابراہیم اور موسےٰ کے ساتھ دیکھا۔ اور ان کو سرخ رنگ۔ میانہ قد گھنگھریالے بالوں والا پایا۔ اس جگہ امام بخاری نے دو مختلف راویوں سے یہ حدیثیں بیان کی ہیں۔ تا اس امر میں کہ حضرت عیسےٰ کا حلیہ کیا تھا کوئی شک باقی نہ رہے

### دو اور حدیثیں

اس کے بعد امام بخاری نے دو حدیثیں اور بیان کی ہیں۔ جن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک رؤیا کا ذکر ہے۔ جس میں آپ نے مستقبل میں ظاہر ہونے والے دجال کو خانہ کعبہ کے گرد طواف کرتے دیکھا۔ اور اس کے پیچھے یا آگے (یہاں وراء کا لفظ ہے۔ جس کے دونوں معنے ہوسکتے ہیں۔ ناقل) مسیح ابن مریم کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے پایا۔

اس حدیث کو بھی امام بخاری نے دو مختلف راویوں کے واسطہ سے ذکر کیا ہے۔ اس میں سے پہلی روایت نافع نے عبداللہ بن عمرؓ سے اور دوسری سالم نے اپنے باپ سے روایت کی ہے۔ اور ان دونوں روایتوں میں آنے والے مسیح ابن مریم کا جسے آپ نے دجال معہود کے پیچھے خانہ کعبہ کا طواف کرتے دیکھا۔ یہ حلیہ بتایا ہے۔

فاذا رجل آدم کاحسن ما یری من ادم الرجال تضرب لمتہ بین منکبیہ رجل الشعر

کیا دیکھتا ہوں ایک مرد جس کا رنگ گندمی ہے۔ گندم گوں مردوں میں سے بہت ہی خوبصورت ہے۔ اور اس کے بال اس کے کندھوں پر لٹکے ہوئے ہیں۔ سیدھے بالوں والا ہے

سالم کی روایت یوں ہے۔

فاذا رجل آدم سبط الشعر

کیا دیکھتا ہوں کہ ایک مرد جس کا رنگ گندم گوں ہے اور بال بالکل سیدھے۔ پھر اس کے ساتھ ہی سالم کی روایت میں دجال کا حلیہ احمر جسیم جعد الرأس بتایا گیا ہے۔ کہ وہ سرخ رنگ جسیم اور سر کے گھنگھریالے بالوں والا ہوگا۔ (جس کے معنے ہیں وہ سرخ رنگ والی مسیحی قوم سے ہوگا۔)

(بخاری جلد اول صـ ۴۸۹ مطبع اصح المطابع دہلی)

پس امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ التزام فرمایا ہے کہ جہاں حضرت عیسےٰ کا ذکر حضرت ابراہیمؑ اور حضرت موسےٰؑ کے ساتھ کیا ہے۔ وہاں ان کو سرخ رنگ بتایا ہے۔ اور جہاں آنے والے دجال کے ساتھ طواف کرتے دیکھا ہے وہاں گندم گوں بیان کیا ہے۔ اور کتاب اللباس میں بھی آنے والے مسیح کا حلیہ گندم گوں لکھا ہے۔ اس حلیہ کے اختلاف سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اصل مسیح جنہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے باقی وفات شدہ انبیاء کے ساتھ معراج کی رات دیکھا وہ اور ہیں۔ اور آنے والا مسیح اور ہے۔

(۴) امام احمد بن حنبل نے آنے والے مسیح کے متعلق جو روایت اپنی مسند میں بیان کی ہے۔ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح کو ہی امام مہدی قرار دیا ہے۔ اور امام بخاری اور مسلم نے امامکم منکم اور امکم منکم کی جو روایت ذکر کی ہے۔ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صاف فرما دیا ہے۔ کہ ابن مریم سے یہ مت خیال کرو کہ سچ مچ مسیح ابن مریم ہی اتر آئے گا۔ بلکہ یہ استعارہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ ورنہ وہ درحقیقت تم میں سے تمہاری ہی قوم میں سے تمہارا ایک امام ہوگا۔ جو ابن مریم کی سیرت پر پیدا کیا جائے گا۔ اور امت محمدیہ کا خیر الامم ہونا بھی تقاضی ہے کہ آنے والا مسیح امت محمدیہ میں سے آئے جو کہ آنحضرت صلعم کی روحانی اولاد ہے۔ کیونکہ اسرائیلی مسیح کے آنے سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس امت کو اپنی اصلاح اور اشاعت دین کے لئے ایک مسیح کی تو ضرورت ہے۔ لیکن روحانی مراتب کی محرومیت کی وجہ سے امت میں سے کوئی فرد مسیحیت کا مقام حاصل نہیں کر سکتا۔ اس لئے اسرائیلی مسیح کو امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے بھیجا جائے گا۔ لیکن امت محمدیہ خیر الامت ہے اور آنحضرت صلعم خاتم النبیین ہیں۔ کوئی روحانی کمال خواہ کتنا ہی بڑا ہو ایسا نہیں جو آپ کی پیروی کی برکت سے نہ مل سکے۔

ڈاکٹر علامہ محمد اقبال بھی تحریک احمدیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"جہاں تک میں اس تحریک کا مفہوم سمجھ سکا ہوں وہ یہ ہے کہ مرزائیوں کا یہ عقیدہ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام ایک فانی انسان کی مانند جام مرگ نوش فرما چکے ہیں۔ نیز یہ کہ ان کے دوبارہ ظہور کا مقصد یہ ہے کہ روحانی اعتبار سے ان کا ایک مثیل پیدا ہوگا۔ کسی حد تک معقولیت کا رنگ لئے ہوئے ہے۔"

(آزاد ۲۱ اپریل ۱۹۵۰ء)

(و) نیا گروہ۔ آجکل ایک چوتھا گروہ بھی پیدا ہو گیا ہے۔ جس کا یہ خیال ہے کہ مسیح کی آمد ثانی کا عقیدہ ایک وہم ہے۔ درحقیقت کوئی مسیح نہیں آئیگا۔ اس خیال کی بڑی وجہ مایوسی ہے۔ جب ایسے لوگوں نے دیکھا کہ مسلمانوں کی حالت بد سے بدتر ہوتی چلی گئی ہے۔ مگر ان کی خواہشات کے مطابق کوئی مسیح نہیں آیا۔ تو انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ مسیح کی آمد ثانی کا خیال ہی غلط ہے۔ حالانکہ قرآن کریم نے اپنے طریق کے مطابق اور حدیث نے اپنے اسلوب کے مطابق نہایت واضح طور پر ایک مسیح کے آنے کا ذکر فرمایا ہے۔ اور کوئی ایسی حدیث نہیں جس میں کہا گیا ہو۔ کہ مسیح نہیں آئے گا۔ بلکہ تمام محدثین اور امت محمدیہ نسلاً بعد نسل مسیح کی آمد ثانی کا عقیدہ رکھتی چلی آئی ہے۔ اختلاف اگر ہوا ہے تو وہ مسیح موعود کے ظہور کے طریق میں ہوا ہے۔ جس کے متعلق ہم اوپر مفصل بحث کر چکے ہیں۔

### ڈاکٹر اقبال اور سید سلیمان ندوی

ڈاکٹر اقبال کے اس سوال کا جواب کہ

"کیا علمائے اسلام میں کوئی ایسے بزرگ بھی گزرے ہیں۔ جو حیات و نزول مسیح ابن مریم کے منکر ہوں۔ اگر حیات کے قائل ہوں تو نزول کے منکر ہوں۔ معتزلہ کا عام طور پر اس مسئلہ میں کیا مذہب ہے۔؟

سید سلیمان ندوی نے یہ دیا کہ:

"مجھے جہاں تک علم ہے۔ نزول مسیح کا انکار کسی نے نہیں کیا۔ معتزلہ کی کتابیں نہیں ملتیں۔ جو حال میں معلوم ہو۔ البتہ ابن حزم وفات مسیح کے قائل تھے۔ ساتھ ہی نزول کے بھی"

(اقبال نامہ۔ مجموعہ مکاتیب اقبال حصہ اول حاشیہ صـ ۱۹۶ مرتبہ شیخ عطا اللہ صاحب ایم۔ اے)

معتزلہ کے متعلق بھی ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں۔ کہ ان کا مذہب یہی تھا۔ کہ مسیح کے علاوہ کوئی اور مہدی نہیں۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ بھی مسیح کے نزول کے قائل تھے۔

اندریں حالات جبکہ امت قرن اول سے لے کر آج تک نزول مسیح کی قائل رہی ہے۔ تو کسی شخص کا یہ کہہ دینا کہ مسیح موعود کا عقیدہ مجوسیت یا یہودیت سے مستعار لیا گیا ہے؟ کیونکر درست ہو سکتا ہے

### ایلیا کی آمد ثانی

ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں کہ امت محمدیہ نے بنی اسرائیل کے نقش قدم پر چلنا تھا۔ اور انہی حالات میں سے گزرنا تھا۔ جن میں بنی اسرائیل گزرے تھے۔ بعینہٖ اسی طرح کا واقعہ امت اسرائیلیہ میں بھی ہو چکا ہے۔

انبیائے بنی اسرائیل کی کتابوں میں یہ لکھا تھا۔ کہ مسیح کے آنے سے پیشتر ایلیا نبی آسمان سے نازل ہوں گے۔ لیکن جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ تو یہود نے ان کو اس بناء پر جھٹلا دیا۔ کہ ان سے پہلے ایلیا نبی آسمان سے نہیں اترے۔ چنانچہ بائیبل کی کتاب سلاطین باب ۲ میں لکھا ہے کہ ایلیا آسمان پر اٹھایا گیا۔ اور ملاکی نبی کی کتاب باب ۴ آیت ۵ میں لکھا ہے۔

" دیکھو خداوند کے بزرگ ہولناک دن کے آنے سے پیشتر میں ایلیا نبی کو تمہارے پاس بھیجوں گا۔"

یہودی ایلیاہ کے آسمان سے اترنے کا انتظار کرتے رہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود بنا کر بھیجے گئے۔ اور جب حضرت عیسیٰ ؑ نے خدا کی طرف سے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ تو یہود نے آپ کی تکذیب کی۔ اور کہا۔ کہ آپ صادق مسیح نہیں ہیں۔ کیونکہ سچے مسیح کے ظہور سے پہلے ایلیاہ کا آسمان سے اترنا ضروری ہے۔

چنانچہ انجیل میں لکھا ہے :۔

" اور اس کے شاگردوں نے اس سے پوچھا۔ پھر فقیہہ کیوں کہتے ہیں۔ کہ پہلے الیاس کا آنا ضروری ہے۔ یسوع نے انہیں جواب دیا۔ کہ الیاس البتہ پہلے آئیگا۔ اور سب چیزوں کا بندوبست کرے گا۔ پر میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ الیاس تو آچکا۔ لیکن انہوں نے اس کو نہیں پہچانا۔ جو چاہا۔ اس کے ساتھ کیا۔"

(انجیل متی $\frac{۱۷}{۱۱}$)

اس سے ظاہر ہے۔ کہ ایلیاہ کے آسمان سے آنے کی پیشگوئی اتنی مشہور و مقبول تھی۔ کہ مسیح علیہ السلام اس کا انکار نہیں کر سکے۔ بلکہ اس کی تاویل کی۔ اور حضرت یحییٰ ؑ کی نسبت فرمایا :۔

" سب نبیوں اور توریت نے یوحنا کے وقت تک آگے کی خبر دی۔ اور الیاس جو آنے والا تھا۔ یہی ہے۔ چاہو۔ تو قبول کرو جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔"

(متی باب ۱۱ آیت $\frac{۱۳}{۱۴}$)

پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود فیصلہ کر دیا۔ کہ کسی شخص کی دوبارہ آمد سے مراد یہ نہیں ہوتی۔ کہ وہ شخص بذاتہٖ آئیگا۔ بلکہ اس سے مراد کسی اور شخص کا ظہور ہوتا ہے۔ جو اپنی روحانیت اور مقام و مرتبہ اور شرف و فضیلت میں اس شخص سے مشابہت رکھتا ہے۔ جس کے نام پر پیشگوئی ہوتی ہے۔ جیسے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایلیاہ کے آسمان سے آنے سے مراد حضرت یحییٰ علیہ السلام کا ظہور لیا۔ اور فرمایا۔ کہ یوحنا یعنی حضرت یحییٰ ؑ ہی الیاس ہے۔ اور یہی غلطی امت محمدیہ کے ایک گروہ کو لگی۔ جنہوں نے حضرت عیسیٰ ؑ کے اپنے فیصلہ کے خلاف ان کے متعلق یہ سمجھ لیا۔ کہ وہ خود بذاتہٖ آسمان سے نازل ہوں گے۔ حالانکہ ان کے آنے سے مراد بھی ایسے شخص کا ظہور تھا۔ جو ان سے ہر رنگ میں مشابہت رکھتا ہو۔ جیسے پیشگوئی میں اسی طرح مسیح ابن مریم کا نام دیا گیا۔ جیسے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کو پیشگوئیوں میں الیاس کا نام دیا گیا تھا۔ مگر یہود نے حضرت یحییٰ ؑ کو الیاس نہ مانا۔ اور اپنی ضد پر اڑے رہے۔ آسمان سے کوئی الیاس نہ اترا۔ آخر ان کے دل مایوسی سے بھر گئے۔ تب انہیں اس پیشگوئی کا بھی انکار کرنا پڑا۔

اسی طرح وہ ایک نبی مثیل موسیٰ کے منتظر تھے مگر جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس پیشگوئی کے مطابق ظاہر ہوئے۔ اور یہود نے دیکھا۔ کہ وہ ان کی خواہشات کے مطابق نہیں آئے۔ انہوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا۔ کہ پیشگوئی مندرجہ استثناء باب ۱۸ کا مطلب یہ تھا۔ کہ وہ بنی اسرائیل سے ظاہر ہوں گے۔ اور آپ چونکہ بنی اسماعیل سے ہیں۔ اس لئے آپ اس پیشگوئی کے مصداق نہیں ہو سکتے۔ لیکن حقیقت میں آپ ہی اس پیشگوئی کا مصداق تھے۔ مگر یہود نے آپ کا انکار کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ یہود کو پھر کوئی اور نبی مثیل موسیٰ ؑ نہ ملا۔ اور آخر کار انہیں اس پیشگوئی کا بھی انکار کرنا پڑا۔

اس طرح ساٹھ سال ہوئے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود ؑ کو بھیج دیا۔ اور اس نے پیشگوئی کی حقیقت بھی واضح کر دی۔ اس سچے مسیح ؑ کے انکار کا لازمی نتیجہ یہ ہونا تھا۔ کہ ان کے دل میں مایوسی پیدا ہو۔ اور سرے سے اس کی آمد کا انکار کر دیں۔

مسیح موعود کی آمد کا انکار کرنے والے اس امر کا انکار نہیں کر سکتے۔ کہ اس زمانہ میں جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تھا۔ ہر طرف گمراہی پھیل چکی ہے۔ اور مسلمانوں کی حالت کا نقشہ ڈاکٹر اقبال نے یوں کھینچا ہے :۔ ؎

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

(بانگ درا صفحہ ۲۲۵)

اور فرماتے ہیں۔ ؎

ہاتھ بے زور ہیں الحاد سے خوگر ہیں
امتی باعثِ رسوائیٔ پیغمبر ہیں
بت شکن اٹھ گئے باقی جو رہے بت گر ہیں
تھا براہیم پدر اور پسر آذر ہیں
رہ گئی رسم اذاں روح بلالی نہ رہی
فلسفہ رہ گیا تلقین غزالی نہ رہی
مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
یعنی وہ صاحب اوصاف حجازی نہ رہے

(بانگ درا صفحہ $\frac{۲۲۵}{۲۲۶}$)

پھر ضرب کلیم میں لکھتے ہیں :۔ ؎

یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنمکدہ ہے جہاں لا إلٰہ الا اللّٰہ

الغرض اور قوموں کو چھوڑ دو۔ خود مسلمان حقیقتِ اسلام سے ناآشنا ہیں۔ اور دل ایمان سے خالی ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جن برائیوں میں امت کے مبتلا ہو جانے کی پیشگوئیاں کی تھیں۔ وہ پوری ہو گئیں۔ دوسری طرف آپ نے ہی یہ پیشگوئی بھی فرمائی تھی۔ کہ اسلام کی اشاعت کے لئے اور دینِ اسلام کا تمام مذاہب پر دلائل کی رو سے غلبہ ثابت کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ مسیح موعود کو بھیجے گا۔ اس پیشگوئی کا انکار کرنا مستلزم ہے اس بات کو کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ سمجھا جائے۔ کہ اس نے برائیاں تو پیدا ہونے دیں۔ لیکن اصلاح کے لئے کوئی سامان نہ کیا۔ مرض تو پیدا ہونے دی۔ لیکن اس کے علاج کے لئے کوئی صورت پیدا نہ کی۔ اس قسم کی خدا تعالیٰ پر بدظنی کرنا درست نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ بیماری پیدا ہونے دے۔ لیکن اس کے علاج کے لئے دوائی تجویز نہ کرے۔ وہ پیاس تو لگائے۔ اور مخلوق کو شدت پیاس سے تڑپنے دے۔ مگر اس کے لئے خوشگوار نہر جاری نہ کرے۔

پس خدا تعالیٰ کی صفت رحمانیت کا تقاضا تھا۔ کہ وہ مسلمانوں کی پکار کو سنتا اور ان کی فریاد کو پہنچتا۔ اور ان کی اصلاح کے لئے اور دینی لحاظ سے ان کا تمام دنیا میں قدم مضبوط کرنے کے لئے اس مسیح کو بھیجتا۔ جس کا وعدہ اس نے قرآن مجید اور اپنے رسول کی زبان پر کیا تھا۔ ساٹھ برس کا عرصہ گزر چکا۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس وعدے کے مطابق مسیح موعود ؑ کو بھیج دیا۔ جس نے پچاس سال پہلے یہ اعلان کر دیا تھا۔ کہ :۔

" مسیح موعود کا آسمان سے اترنا محض جھوٹا خیال ہے۔ یاد رکھو۔ کوئی آسمان سے نہیں اتریگا۔ ہمارے سب مخالف جواب زندہ موجود ہیں۔ وہ تمام مریں گے۔ اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی۔ وہ بھی مرے گی۔ اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی۔ اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا۔ کہ زمانہ صلیب کا بھی گذر گیا۔ اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی۔ مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یک دفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے۔ اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی۔ کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نا امید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے۔ اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا۔ اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا۔ اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۵)

## حکومت پنجاب کی طرف سے ولایت میں اعلیٰ ڈاکٹری تعلیم کا انتظام

یہ اعلیٰ تعلیم ڈاکٹری کی مختلف شاخوں اور سرجری و ڈینٹسٹری کے متعلق ہوگی۔ انتخاب میں مندرجہ ذیل مضامین میں ٹرینڈ امیدواران کو ترجیح دی جاویگی۔

Preclinical subjects Mental Diseases, Industrial Hygiene Leprosy radiology anaesthesia Maternity and child health orthoptics orthopaedic Surgery Midwifery and Gynaecology (سول لاہور $\frac{۸}{۵۲}$ ۳۰)

## بھرتی بطور پائیلٹ افسر

خواہشمند امیدواران آر۔ پی۔ اے۔ ایف ریکروٹنگ افسر انگل روڈ کراچی کو خود حاضر ہو کر درخواست دیں۔ سندات کی مصدقہ نقول بمعہ اصل سندات پیش کریں۔ دفتر بھرتی روزانہ کھلتا ہے۔ انٹرویو ½ ۲ بجے شام تک۔ ابتدائی ٹریننگ چھ ماہ کراچی میں۔ کمیشن ملنے پر تنخواہ ۵۷۵/- روپیہ ماہوار۔ مزید تفصیلات کے لئے ریکروٹنگ افسر صاحب موصوف سے خط و کتابت ہو۔ (ڈان $\frac{۸}{۵۲}$ ۲۷) (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

## پتہ درکار ہے

سید عبد العزیز صاحب ساکن قلعہ صوبا سنگھ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ عرصہ ڈیڑھ سال سے گھر سے گئے ہوئے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان کا پتہ ہو۔ یا اگر وہ خود اس اعلان کو پڑھیں۔ تو وہ جلد از جلد گھر پہنچ جائیں۔ کیونکہ گھر والوں کو بہت تکلیف ہے۔

(محمد اکبر افضل مولوی فاضل)

## زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

# ضمنی انتخابات میں کامیابی عوام کا مسلم لیگ پر اعتماد کی دلیل ہے

پشاور ۴ ستمبر۔ صوبہ سرحد مسلم لیگ کے صدر سردار عبدالرشید خاں نے کہا ہے۔ کہ موجودہ ضمنی انتخابات میں مسلم لیگ کی سو فیصدی کامیابی اس بات کی واضح دلیل ہے۔ کہ غیور پٹھان اپنے ملک اور اور قومی تنظیم مسلم لیگ سے محبت کرتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ مسلم لیگ اپنی کامیابی پر جتنا بھی ناز کرے کم ہے۔ لیکن یہ کامیابی مسلم لیگ کے دیرینہ کارکنوں کی مشترکہ جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ سردار عبدالرشید خاں نے بتایا کہ مخالفین کی اشتعال انگیزی کے باوجود کوئی بڑا حادثہ رونما نہیں ہوا مسلم لیگی کارکنوں نے بڑے صبر اور تحمل کا ثبوت دیا ہے اور اشتعال دلانے پر بھی وہ مشتعل نہیں ہوئے۔ انہوں نے اپنے بیان میں ان لوگوں سے ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ جو مسلم لیگی امیدواروں کی حمایت میں زخمی ہوئے

صوبہ سرحد مسلم لیگ کے صدر نے ان لوگوں کو یقین دلایا ہے کہ مسلم لیگ ان کی قربانی کو احترام کی نظروں سے دیکھتی ہے۔ انہوں نے اپنے اس ایثار سے ثابت کر دیا ہے کہ قوم کی خاطر وہ ہر قربانی کے لئے تیار ہیں

سردار عبدالرشید نے حزب مخالف کو بتایا کہ ہمارا ملک ایک مشکل اور عبوری دور سے گزر رہا ہے۔ ملکی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ کہ پوری قوم شانہ بشانہ چلے تعاون دوستی اور اتحاد ہی ہماری چھوٹی چھوٹی رنجشوں کو دور کر سکتے ہیں

## یہودی ایک خاص سکیم کے ماتحت جارحانہ کاروائیاں کر رہے ہیں

لنڈن ۲ ستمبر۔ اردنی سفیر ڈاکٹر یوسف ہیکل نے ایک اعلان میں کہا ہے کہ اردن کے خلاف اسرائیلیوں کی لگاتار جارحانہ کاروائیاں فوری نوعیت کی یا سرحدوں کی واضح نشان دہی کی عدم موجودگی کے باعث نہیں ہیں۔ بلکہ یہ منصوبہ بندی کے تحت اسرائیلی پالیسی کے مطابق کی جاتی ہیں

ڈاکٹر ہیکل نے بتایا۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ اگر سلامتی کونسل عارضی صلح کمیشن کی طرف سے بار بار مذمت کے پیش نظر اگر اسرائیل کے خلاف وہی کاروائیاں کرے جن کا ذکر چارٹر میں جارحانہ کاروائیاں کرنے والوں کے سلسلہ میں آیا ہے۔ تو یقیناً اسرائیلی اپنی جارحیت سے باز آ جائینگے اور آئندہ مشترکہ صلح کمیشن کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے اردن پر حملے نہیں کریں گے۔

## پاکستان اور بھارت کو دو کروڑ پونڈ کا تجارتی نقصان

لنڈن ۲ ستمبر جاپان نے سٹرلنگ کی کفایت شعاری کی جو مہم جاری کر رکھی تھی۔ اس سے پاکستان اور بھارت کو سال رواں میں دو کروڑ پونڈ کی تجارت سے ہاتھ دھونے پڑے تھے۔ اسلئے اگلے ہفتے لنڈن میں اینگلو جاپانی ادائیگیوں کے معاہدہ پر نظر ثانی کی جو بات چیت شروع ہونے والی ہے۔ پاکستان اور بھارت اس کے نتائج کا دلچسپی کے ساتھ جائزہ لیں گے۔

ایک برس کی میعاد کے اس معاہدہ کے خلاف لنکا شائر کے صنعت کاروں نے طوفان پیدا کر دیا تھا۔ اور اب بھی وہ اس کی تجدید کے خلاف ہیں۔ جاپانی نمائندے کوشش کریں گے کہ برطانیہ اور نوآبادیات میں جاپانی تجارت سے مزید پابندیاں ہٹائی جائیں۔

## ۷۰ فیصد پٹ سن کی فصل تباہ ہو گئی

ڈھاکہ ۲ ستمبر۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ حالیہ طغیانی کا بدترین اثر دیگر ڈھاکہ کے اضلاع پر پڑا ہے۔

غیر سرکاری اندازہ کے مطابق ان اضلاع کے ۴۰ فیصد مکانات منہدم ہو چکے ہیں۔ اور ۷۰ فیصد آبادی سیلاب سے متاثر ہوئی ہے۔ لیکن صوبے کے دیگر ۹ اضلاع میں سیلاب کے نقصانات نسبتاً کم ہیں۔ سرکاری طور پر نقصان کی مالیت کا اندازہ لگایا جا رہا ہے۔

## بھارت کشمیر میں آزادانہ استصواب سے گریز کر رہا ہے

(عبدالقیوم)

قاہرہ ۲ ستمبر۔ خان عبدالقیوم خان وزیر صنعت پاکستان نے ایک پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ مسئلہ کشمیر کا باعزت حل یہی ہے۔ کہ کشمیر کے عوام کی مرضی کے مطابق آزادانہ استصواب رائے کرایا جائے

آپ نے کہا کہ پنڈت نہرو جو دوسرے ممالک کو اس کا وعظ کہتے ہیں۔ اب اس استصواب کی راہ میں حائل ہو رہے ہیں۔ متحدہ ہندوستان میں دو جگہوں پر استصواب رائے ہوا تھا۔ ایک میرے اپنے صوبہ سرحد میں اور دوسرے سلہٹ میں۔ اور یہ دونو استصواب بھارت کے خلاف واقع ہوئے یہی وجہ ہے کہ بھارت اس تیسرے استصواب سے گریز کر رہا ہے۔ خان عبدالقیوم نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا کہ پاکستان کو بھارت کے معاملہ میں ایک اور سنجیدہ مسئلہ درپیش ہے اور وہ ہے دریاؤں کے پانی کی تقسیم اندازہ کیجئے کہ مصر کو کس مصیبت کا سامنا کرنا پڑے اگر دریائے نیل کا پانی سوڈان اور یوگنڈا استعمال کرنے لگے۔ اگر نہری پانی کے مسئلہ کا کوئی مناسب حل تلاش نہ کیا گیا۔ تو بالکل یہی حال پاکستان کا ہوگا۔ پریس کانفرنس میں پاکستان کی صنعت کے بارے میں کافی دلچسپی کا اظہار کیا گیا۔







## درخواست دعا

حلقہ نیلہ گنبد کے دو خادم مکرم منور احمد صاحب زاہد اور مکرم جمیل احمد صاحب تبسم اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے عازم انگلستان ہو رہے ہیں۔ یہ دونوں اصحاب ۸ ستمبر ۱۹۵۳ء کی شام کو پاکستان ایکسپریس سے کراچی تشریف لے جائیں گے اور وہاں سے ۱۶ ماہ حال کو عازم انگلستان ہوں گے۔

احباب ہر دو اصحاب کے لئے دعا فرمائیں کہ یہ اپنے مقصد میں کامیاب و بامراد ہوں۔ اور سلسلہ کے لئے زیادہ مفید وجود ثابت ہوں۔

(عبدالقیوم ناگی زعیم مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ نیلہ گنبد لاہور)



## رنگپور، نواکھالی اور میمن سنگھ میں سیلاب کا زور کم ہو گیا

ڈھاکہ ۲ ستمبر۔ رنگ پور نواکھالی اور میمن سنگھ میں سیلاب کا پانی اتر رہا ہے۔ لیکن ڈھاکہ نرائن گنج شگیل کشور گنج اور ٹپرا میں پانی چڑھ رہا ہے۔ اس سے پیشتر یہ اطلاع ملی تھی۔ نرائن گنج میں ایک انچ خشک زمین بھی موجود نہیں۔ ہر گلی اور بازار میں کشتیاں چل رہی ہیں۔ پبنہ اور سلہٹ سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں سیلاب کی حالت بہت ہولناک ہے۔

پاکستان اور امریکہ کے ڈاکٹروں کی بہت جماعتیں کشتیوں اور ہوائی جہازوں کے ذریعے مختلف مقامات کی طرف روانہ ہو گئی ہیں۔ تاکہ وبائی امراض کے سدباب کے لئے کوشش کر سکیں۔ جن مقامات میں عوام کے گھروں کو نقصان پہنچا ہے۔ وہاں امدادی کام جاری ہے۔ لوگوں کو کشتیوں میں بٹھا کر محفوظ مقامات میں منتقل کیا جا رہا ہے۔

## انڈونیشی وزیر اعظم دہلی جا رہے ہیں

نئی دہلی ۳ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو کی دعوت پر انڈونیشیا کے وزیر اعظم کی وسط اکتوبر میں دہلی آنے کی توقع ہے

دہلی میں اپنے قیام کے دوران میں وہ پنڈت نہرو سے مجوزہ افریقی ایشیائی ممالک کی کانفرنس کے انعقاد کے متعلق بھی گفت و شنید کریں گے

## چناب اور راوی کو منسلک کرنے کا منصوبہ ۱۹۵۶ء کے وسط تک مکمل ہو جائیگا

### اس منصوبہ پر ساڑھے آٹھ کروڑ روپیہ خرچ آئیگا!

لاہور ۲ ستمبر: چناب اور راوی کو منسلک کرنے کے متعلق ساڑھے آٹھ کروڑ روپے کا جو منصوبہ تسلی بخش رفتار سے زیر تکمیل ہے۔ توقع ہے۔ کہ وہ ۱۹۵۶ء کے وسط تک مکمل ہو جائے گا بشرطیکہ اس کے لئے جو بھاری مشینری محکمہ آبپاشی کو درکار ہے۔ وہ باہر سے دسمبر ۱۹۵۵ء تک پہنچ جائے۔

یہ سلسلہ جو مرالہ۔ راوی سلسلہ کے نام سے معروف ہے۔ برسات کے زمانے میں دریائے چناب کا پانی دریائے راوی کی طرف موڑ دیا جائے گا جہاں سے اس پانی کو بلوکی سلیمانکی کے سلسلے کے ذریعے وادی ستلج کی نہروں میں پہنچایا جائیگا تاکہ ان کو پانی کی دائمی قلت کو پورا کیا جا سکے۔ سردار محمد خان لغاری وزیر تعمیرات عامہ نے حال ہی میں مسٹر ایس۔ اے مجید چیف انجینئر آبپاشی کی معیت میں اس منصوبے کے تعمیری کام کا معائنہ کیا۔ انہوں نے کام کی رفتار کو بہت سراہا۔ منصوبے میں کھدائی وغیرہ کا کام ۸۰ فیصدی مکمل ہو چکا ہے۔ اور سڑکوں کے تقریباً تمام پل بن چکے ہیں اور ڈیک اور ریلوے کے نالوں سے نہر گزارنے کا مشکل کام بھی بڑی سرعت سے ہو رہا ہے۔ وزیر صاحب نے بتایا کہ کچھ ضروری اشیاء دو ماہ تک پاکستان پہنچ رہی ہیں جن کی کمی کی وجہ سے کچھ کام رکا ہوا ہے۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ منصوبہ کے بعض دوسرے حصوں میں بھی جدید قسم کی کھدائی اور پانی کھینچنے کے نلوں کا عدم موجودگی حائل ہے۔ بعض مثلاً ایسے علاقوں میں جہاں سطح آب بلند ہے۔ اور بہت سے سائیفن تعمیر کرنا ضروری ہے۔ محکمہ آبپاشی کے پاس جتنی مشینری تھی وہ کام میں لگا دی گئی ہے۔ لیکن پھر بھی جب تک مناسب مشینیں غیر ممالک سے نہیں آجاتیں۔ اس وقت تک کام کی رفتار تیز نہیں کی جا سکتی۔ جو اہم مشینوں کی ضرورت نہیں ہے۔ ان میں کام مقررہ وقت سے پہلے پایہ تکمیل کو پہنچ رہا ہے۔

اپنے دورے کے دوران میں مسٹر لغاری نے ڈیک نالہ پر مجوزہ بند باندھنے کی جگہ بھی دیکھی۔ جو موضع دیلی کے قریب ہے۔ اور ضلع سیالکوٹ میں ظفروال سے چھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس منصوبے کے سلسلے میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ اس علاقے کا زیادہ مفصل جائزہ لیا جائے۔ اور ڈیک کے بارے میں اچھی طرح جانچ پڑتال کی جائے۔ کہ اس کا رخ کہاں تک بدل سکتا ہے۔ اور اس کے بعد یہ سکیم حکومت کو منظوری کے لئے بھیجی جائے۔

## دریائے برہم پتر کی موجیں ڈبرو گڑھ کو بہائے لئے جا رہی ہیں

کلکتہ ۲ ستمبر: کل رات دریائے برہم پتر نے قصبہ ڈبرو گڑھ کے قریب کٹاؤ شروع کر دیا ہے۔ جنوبی کنارے پر چند مکانات کو تیز اور تند موجیں بہا لے گئیں۔ قصبہ کے ۵۰ ہزار آدمی سیلاب کا رخ موڑنے کی سعی بے حاصل کر رہے ہیں۔ اور کنارے کی زمین کو مزید کٹاؤ سے بچانے کے لئے بڑے بڑے لٹھے پانی میں ڈالے جا رہے ہیں۔

لیکن ماہر انجینئروں کی رائے ہے۔ کہ اگر اس تباہی خیز دریا کو قابو میں رکھنے کے لئے جلد موثر تدابیر اختیار نہ کی گئیں۔ تو آسام کی زرخیز وادی کا ایک بڑا حصہ نذر آب ہو جائے گا۔ اور آئندہ اس کے سیلابوں سے بیشتر نقصان پہنچے گا۔ دریا پر چار میل طویل بند بنانے کی تجویز حکومت کو پیش کی جا چکی ہے۔

## یوپی کے مدارس میں اردو کی تعلیم کی مشکلات

لکھنؤ ۲ ستمبر: ۳۰ اگست ۱۹۵۴ء کو جمعیتہ علماء کے ایک وفد نے وزیر تعلیم یوپی سے ملاقات کی غرض پوری کر دینے کے بعد بھی صوبہ کے اکثر مقامات پر مدارس میں اردو تعلیم کی اجازت نہ ملنا۔ توجہ دلانے پر بھی ڈپٹی انسپکٹر اور ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف اسکولس کی بے پرواہی و غفلت۔ سکندرہ میونسپلٹی علی گڑھ کا اپنے حدود کے اندر پرائیویٹ مکتبوں کے ساتھ غیر ہمدردانہ اور غیر منصفانہ رویہ اردو کتابوں کی کمیابی وغیرہ امور پر گفتگو ہوئی۔ وفد کے مطالبات پر وزیر تعلیم نے خصوصی توجہ مبذول فرمائی۔ اور تعلیم کے اجراء کے سلسلے میں بعض اعداد و شمار طلب کئے۔ جن کو عنقریب صوبہ کے دفتر میں وزیر موصوف کی خدمت میں بھیج دیا جائے گا۔

## جاپان کا سرکاری وفد سوویٹ یونین جائیگا

ٹوکیو ۲ ستمبر: جاپانی تاجروں اور چھ سرکاری افسروں کا ایک وفد سوویٹ یونین کے زرعی اور صنعتی میلے میں شمولیت کے لئے آج نئی دہلی روانہ ہو گیا۔ یاد رہے کہ جنگ کے بعد یہ پہلا جاپانی وفد ہے۔ جو کہ سوویٹ یونین جا رہا ہے۔ اور کل ٹوکیو سے یہاں پہنچا ہے۔

بقیہ صفحہ اول کالم (۲)

میڈیکل اینڈ لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ مقرر ہوئے ہیں انہیں مسٹر اے ایم انصاری سی۔ ایس پی کی جگہ مقرر کیا گیا ہے۔ جو تبدیل ہو چکے ہیں (۵) مسٹر اے اے انصاری سی۔ ایس پی ڈپٹی سیکرٹری حکومت پنجاب میڈیکل اینڈ لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ ڈپٹی کمشنر ملتان مقرر کئے گئے ہیں۔ انہوں نے ایس ایم قاسم رضوی سی۔ ایس پی کو زائد چارج سے سبکدوش کیا ہے (۶) مسٹر عنایت اللہ سی ایس پی ڈپٹی کمشنر گجرات چودھری سی پی ایس کی جگہ ڈپٹی سیکرٹری حکومت پنجاب محکمہ بحالیات و نو آبادیات مقرر ہوئے ہیں۔ اور موخر الذکر کو تبدیل کیا گیا ہے۔ (۷) چودھری نبی احمد پی سی ایس ڈپٹی سیکرٹری حکومت محکمہ بحالیات و نو آبادیات راجہ غلام مہدی پی سی ایس کی جگہ ڈپٹی کمشنر جھنگ مقرر ہوئے ہیں اور موخر الذکر کو تبدیل کیا گیا ہے (۸) راجہ غلام مہدی پی سی ایس ڈپٹی کمشنر جھنگ چودھری عبد الحمید پی سی ایس (جنہیں تبدیل کیا گیا ہے) کی جگہ کمشنر انتخابات پنجاب مقرر ہوئے ہیں (۹) چودھری عبد الحمید خان پی سی ایس کمشنر انتخابات پنجاب مسٹر عنایت اللہ سی۔ ایس پی کی جگہ (جنہیں تبدیل کیا گیا ہے) ڈپٹی کمشنر گجرات مقرر ہوئے ہیں (۱۰) جناب عبد القیوم سی ایس پی ڈپٹی سیکرٹری حکومت پنجاب محکمہ مالیات کو جناب غلام یزدانی ملک سی ایس پی (جنہیں تبدیل کیا گیا ہے) کی جگہ ڈپٹی کمشنر مظفر گڑھ مقرر کیا گیا ہے (۱۱) مسٹر غلام یزدانی ملک سی ایس پی ڈپٹی کمشنر مظفر گڑھ کو میاں عبد القادر کی جگہ (جنہیں تبدیل کیا گیا ہے) ڈپٹی سیکرٹری حکومت پنجاب ہوم ڈیپارٹمنٹ مقرر کیا گیا ہے۔ (۱۲) خان احمد خان ترین پی سی ایس ڈپٹی کمشنر لائلپور کو نئی آسامی پر تھل ڈویلپمنٹ افسر مقرر کیا گیا ہے۔ آپ ڈپٹی کمشنر میانوالی کو ان کے زائد چارج سے سبکدوش

## پنجاب کے سینئر افسروں کے تبادلے

لاہور ۲ ستمبر: حکومت پنجاب نے مندرجہ ذیل تقرر اور تبادلے کئے ہیں۔ جن پر فوراً عملدرآمد ہو گا۔

(۱) مسٹر ایس غیاث الدین احمد سی۔ ایس پی ہوم سیکرٹری حکومت پنجاب ڈپٹی کمشنر لاہور مقرر ہوئے ہیں انہیں سید اعجاز حسین شاہ سی۔ ایس پی کی جگہ مقرر کیا گیا ہے۔ جو رخصت پر ہیں (۲) میاں عبد القادر پی سی۔ ایس ڈپٹی سیکرٹری حکومت پنجاب ہوم ڈیپارٹمنٹ راجہ اکبر خان پی سی۔ ایس کی جگہ ڈپٹی سیکرٹری حکومت پنجاب جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ مقرر ہوئے ہیں (۳) راجہ اکبر خان تبدیل ہو گئے ہیں۔ (۴) راجہ اکبر خان پی سی۔ ایس ڈپٹی سیکرٹری حکومت پنجاب جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ ڈپٹی کمشنر ڈیرہ غازیخاں مقرر ہوئے ہیں۔ انہیں جناب ظہور الدین آذر سی۔ ایس پی کی جگہ مقرر کیا گیا ہے جنہیں بدل دیا گیا ہے (۵) مسٹر ظہور الدین آذر سی ایس پی ڈپٹی کمشنر ڈیرہ غازیخان ڈپٹی سیکرٹری حکومت پنجاب

(باقی دیکھیں کالم ۴)

## حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ

(بقیہ صفحہ ۴)

مرسل حدیثوں کے روایت کرنے میں اصح الناس ہیں (یعنی جو لوگ مرسل حدیثیں بیان کرتے ہیں ان میں سب سے زیادہ امام مالک کی روایت کردہ مرسل حدیثیں صحیح ہیں)

مؤطا کی بیشمار شرحیں لکھی گئیں۔ جن میں سے علامہ باجی اندلسی کی شرح کا نام المنتقی فی شرح المؤطا ہے۔ یہ کتاب ۱۳۳۱ھ میں پہلی دفعہ مصر میں طبع ہوئی۔ یہ شرح دراصل اندلس کے مشہور محدث ابن عبد البر کی کتاب "تمہید" کا اختصار ہے۔ اسی طرح شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے مصفیٰ کے نام سے عربی میں اور مسویٰ کے نام سے فارسی میں مؤطا کی دو شرحیں لکھیں۔ جو بہت پایہ کی شرحیں شمار ہوتی ہیں۔ اور اہل ہند و پاکستان کے مسلمان شاہ صاحب موصوف کے ذریعہ ہی موطا جیسی اہم کتاب سے متعارف ہوئے ہیں۔